جلد ۱ | بمبئی بروز دوشنبہ ۲ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۲ھ مطابق ۹ جنوری ۱۹۰۵ء | نمبر ۲

مقدمۃ الجیش

مرد میدان عورتیں

سنتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں عورتیں بھی بڑی بہادری سے میدان جنگ میں مردوں کا ساتھ دیتی تھیں مگر وہ زمانہ گذر گیا مگر اب بھی دنیا ایسی عورتوں سے خالی نہیں بشرطیکہ ان کی مردانگی کے شگفتہ رہان بھی ہوں سنا جاتا ہے کہ شاہ برمی نے ... ایک بہادر گارڈ قایم کیا ہے۔ یہ تو نہیں ہتھیار کی کوئی ضرورت نہیں ایکبھی لشکر مخالف کا تاب لا سکتی ہیں۔ مگر بادی گارڈ کی عورتوں اور ہتھیاروں پر ایسے زیب دیتے ہیں کہ کس کی کیا مجال کہ ذرا تعرض کرے اور کہاں تاب مقابلہ ہے بادیگارڈ کی باقاعدہ قواعد سکھائی جاتی ہے۔

یہی بہادری کی دلیل ہے

ابتدائے جنگ سے اب تک جاپانی اپنی شریفانہ بہادری کا ثبوت دیتے جا رہے ہیں۔ روس کے مجروحین اور قیدیوں کے ساتھ جس مہربانی سے وہ پیش آئے ہیں وہ بے شک قابل قدر و ستایش بھی ہیں۔ اب یہی دیکھیے کہ محصورین پورٹ آرتھر نے انہیں بہت کچھ ستایا اور کسیطرح اطاعت کا نام بھی نہیں لیتے تھے مگر جب اپنی بہادری سے یہ شہر غالب آئے تو خاص شہنشاہ جاپان کی طرف سے یہ حکم شایع ہوا کہ ہمیں ان بہادروں کی قدر کرنا چاہیے اور محصورین پورٹ آرتھر کے باہمت سردار جنرل سٹیسل کی شجاعت کے صلہ میں ان کے ساتھ بڑی عزت اور حرمت کا سلوک کرنا چاہیے اور بڑی توقیر و تکریم کے ساتھ انہیں روس پہنچایا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ بہادر ہی قدر بہادری کی کر سکتے ہیں۔

اب خوب اوچھلو کودو

جاپانی سپاہی زیادہ دور کی فتح پر اظہار خوشی کرنا چاہتے تھے تو افسر انہیں روکدیتے تھے کہ جب تک پورٹ آرتھر میں کوئی بڑی فتح حاصل نہ ہو اس وقت تک چپ چاپ بیٹھنا چاہیے ورنہ لوگوں کی نظروں میں سبکی ٹھہرینگے۔ ہاں کوئی معقول فتح حاصل ہو جائے تو اسی طرح کونا بیٹھ بیٹھ کر ناچو۔ تمہیں کوئی منع نہیں کریگا۔ آخر خدا خدا کرکے وہ دن بھی آ گیا۔ اور فتح پورٹ آرتھر کی خبر پہنچتے ہی سارا جاپان عشرت کدہ بنگیا جسے دیکھیے اپنی قوم کی بہادری پر اترا رہا ہے اور گھر گھر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔

واقعی بات تو یہ ہے کہ کام بھی ایسا کیا۔ ان روس کو اگر ایسی کوئی فتح حاصل ہوتی تو کوئی بڑی بات تھی۔

ابھی دم خم باقی ہے

لوگ یہ خیال کرتے ہون گے کہ پورٹ آرتھر کی شکست نے روس کی کمر توڑ دی۔ اور اب اوسے ہاتھ جوڑ کر صلح کی درخواست کرنا پڑیگی مگر فرانچ سفیر متعینہ روس کی رپورٹ سے اس خیال کی تردید ہوتی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ دشمنون کی اڑائی ہوئی خبرین ہین کہ روس کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ خزانہ خالی ہوگیا ہے۔ اور دربدر بھیک مانگتا ہے۔ ہر سلطنت کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ بھی دوستی کا حق اسوقت ادا ہو سکتا ہے مالی مدد کرو۔ تو ناک سلامت رہجائے۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ اوسنے رعایا اور خصوصا مسلمان رعایا کو ناشکر تراہ خلوص [illegible] ایسی دو شکستین بھی اوسکی ہمت کم نہین کر سکتین بلکہ اب بدنامی کے خیال نے اوسے مستعد کر دیا ہے۔ پہلے اوسے یہ خیال نہ تھا کہ اس چھوٹی سی سلطنت کے مقابلہ مین اپنی پوری قوت صرف کرنیکی ضرورت پڑیگی مگر اب جو زد پڑی تو اوسکا جوش بڑھ گیا اور اب جاپانیون کو اپنی چھیڑ کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔ بالفرض روس کا خزانہ خالی بھی ہوگیا تو اوسے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہین۔ فرانس کو اوس سے گہرا تعلق ہے اور وہ اوسے ہر قسم کی مدد دینے کو تیار ہے صرف مالی ہی امداد نہ دیگا بلکہ بحری بیڑے کی تیاری کی کوشش مین وہ کوئی بات اوٹھا نہ رکھیگا۔ بہر کیف کسی صورت مین ممکن نہین کہ اتنی بڑی سلطنت جاپانیون کے آگے گردن اطاعت جھکا دے اور ان سے صلح کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

ملا صاحب کا کانگریس پر عتاب

اسلامی فرقہ مین جو کانگریس کی بابت تذبذب واقع ہے بوہرون کے قبلہ و کعبہ پر بھی اوسکا اثر ہوگیا اور انہون نے دونون پہلوؤن پر غور کیا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک طرف کنوان ایک طرف کھائی کا مضمون ہے۔ اگر بالکل گورنمنٹ کے طرفدار بنکر کانگریس پر تبرا اوڑاتے ہین تو مجمع عام مین نکو بنتے ہین۔ اور اگر اوسکے دلدادہ بنتے ہین تو ادھر سے مشکوک نگاہین پڑتی ہین۔ اور اگر بالکل خاموش بیٹھے ہین تو دونون فریق ہمین اپنی طرف کھینچتے ایک ادھر کھینچیگا تو دوسرا اودھر۔ غرض بڑے سوچ بچار کے بعد ملا صاحب نے [illegible] کی پولٹیکل چال تصنیف فرمائی کہ دونون گھر آباد رہین۔ دونون اپنے اپنے دل مین اپنا طرفدار سمجھین چنانچہ گذشتہ ہفتہ مین ایک اعلان اس مضمون کا شائع ہوا کہ کوئی بوہرہ عورت کانگریس کی سیر دیکھنے نجائے مرد شوق سے سیل سپاٹے کا لطف حاصل کرین لیکن عورتون کو اسکی جرأت نکرنی چاہئے۔ کہا مخالفت کی بنیاد یہ قرار دیگئی کہ ہجوم عام کی کشمکش پردہ مین رخنہ انداز ہوجاتی ہے اسمین تو شک نہین کہ وہان اکثر بوہرن عورتون کو آزادی کا شوق پیدا ہوجاتا تھا۔ دیگر اقوام کی عورتون کی آزادی اونکو ورغلاتی تھی جسکی وجہ سے نقاب اوٹھ جاتا تھا اس وجہ سے ملا صاحب نے قطعی ممانعت کردی مگر اسوقت کہ جب عورتین نمایش کا لطف حاصل کرتین کیا پہلے سے ملا صاحب کو یہ خبر نہ تھی کہ ہجوم عام مین عورتون کی کیا گت بنتی ہے۔ ایک اور بڑی دلچسپ بات سنی گئی ہے کہ جناب ملا صاحب نے خود بھی نمایش کی سیر کا

اب آنکھین کھلین

کمبخت روس ایسا ہاتھ دھوکر مسلمان رعایا کے پیچھے پڑ گیا تھا کہ غریبون کو سلطنت روس مین رہنا دشوار ہوگیا اور سخت پریشانی کے ساتھ اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہکر خانہ بدوش ہوا پر اب اونہین تو خیر خدا کی خدائی مین کہین نہ کہین جگہ مل ہی جائیگی اور مل بھی گئی مگر روس کو اب حقیقت معلوم ہو رہی ہے کہ اگر ان بیچارے مسلمانون سے اچھا سلوک کیا جاتا تو اس برے وقت مین کام آتے اور ایک چہوٹی سی سلطنت سے یہ ذلت نہ اوٹھانی پڑتی۔ اب جاپان سے مارکر روس نے یہ اعلان دیا ہے کہ مسلمان اور عیسائی رعایا

ہماری نظر یہان ہیچ ایک سے جو مسلمان روس سے سلطنت چہوڑکر چلے گئے ہین وہ اگر اپنے گھر واپس چلے آئین تو بہت خوشی سے تمام حقوق کی پوری رعایت کرینگے اور جو تمام مضبوطہ جائیداد اونہین کے اختیار مین دیدیگی اور سابق جو جو مظالم ہوئے ہین اون کی تلافی کیجائیگی اور آیندہ کوئی شکایت کا موقع نملیگا۔ مثل مشہور ہے [illegible] بھلا یہ کسکو امید تھی کہ زبردست روس ایسا ظالم اور متعصب بادشاہ مسلمانون کی اسقدر خوشامد کرے گا۔ اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیان چگ گئین کھیت۔ نامعقول زار اگر پہلے زمانہ کا اونچ نیچ کو مدنظر رکھکر بیچارے مسلمانون کے دل ہاتھ مین رکھتا تو کیون یہ دن دیکھتا۔ اب مسلمانون کو خوب ہی معلوم ہوا ہے جو انہون نے اور یعنی اسلامی ریاست کو چہوڑ کر اس ظالم کے پنجہ مین پہنسین کیونکہ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ [illegible] روس انکے حقوق کی کماحقہ رعایت کریگا لیکن خانہ

اپاہج فوج کی ضرورت نہیں

مرنے سے بھی کیا مطلب ہوشیار باش ہے کہ وہ ایک بقدر بھی کسی ہنگے منہ میں مفت نہیں ڈالنا چاہتا۔ چنانچہ جو فوج پورٹ آرتھر میں جاپان کی غلام ہو گئی ہے اوسکی جاپانی جنرل نے یہ عہد لیا ہے کہ تم اسبات کا حلف اوٹھاؤ کہ اب کبھی ہمارے مقابل میں ہتھیار نہ پکڑو گے۔ اگر یہ شرط منظور ہو تو ہم سب کو مکاڈو کے دارالسلطنت میں بھیجا دینگے۔ بہت سارنے جو یہ خبر سنی تو فوراً جو ریہ تار دیا کہ نامنظور فرمادیا کہ لئے جنگی بہادرو۔ تم ہرگز جاپان سے اسبات کا عہد نکرنا کہ ہم دوبارہ تمہارے مقابلے میں ہتھیار نہ اٹھائینگے اور اگر تم اس عہد پر مجبور ہو تو بہادروں کا رُخ نکرنا۔ ہمارے نزدیک یہی مناسب ہے۔ کہ جاپان کے قیدی بنو۔ اور بدست دیگرے دست بدست دیگرے کی حالت میں جاپان کی ہوا کھاؤ۔ یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس حکم کا منشا یہ ہے کہ جب خوب لڑنے ہی کے قابل نہیں تو یہاں آنا بیکار ہے۔ مفت میں پندرہ بیس ہزار سپاہیوں کو بٹھا کے کھلانا پڑیگا۔ اسے بہتر یہی ہے کہ زمانہ جنگ تک جاپان ہی کی تحویل میں رہیں۔ تاکہ ان کی حفاظت کا بار جاپان ہی پر پڑے۔ اس حکم سے یہ مطلب ہے کہ جاپانی جنرل کو روسی فوج کے عہد کی بابت زیادہ اس کی پابندی کا یقین ہو جائے۔ اور وہ بالکل اطمینان کے ساتھ ہتھیار ان کے حوالہ کرے۔

پھر بھی کام آئیگا

جب جاپانیوں نے پورٹ آرتھر کا محاصرہ کیا تو ہر شخص کو یہی خیال ہوا کہ اول تو یہ مقام ایسا محکم ہے کہ جاپانی آسانی سے قبضہ نہیں کر سکتے۔ دوسرے روس بہت جلد اپنے جہازوں کی ریل پیل اوس طرف کر دیگا اور جاپانیوں کا یہ حال ہو جائیگا کہ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ اندرونی اور بیرونی مار سے اونکا کچومر نکل جائیگا۔ اور سچ پوچھئے تو پورٹ آرتھر کے محصورین بھی اب تک محاصرہ کی سخت تکلیفیں جھیلتے رہے اوسکی یہ وجہ تھی کہ اونہیں بیرونی امداد کا پورا اطمینان تھا۔ امید تھی کہ کسی روز مدد پہنچ گئی اور فتح حاصل ہوئی تو بڑا نام ہوگا۔ بیڑہ بالٹک کی روانگی کی جب خبر سنی گئی تو جاپانیوں میں بھی گھبراہٹ پیدا ہوگئی اور اس محاصرہ کی کامیابی کے متعلق اونہیں کسیقدر ناامیدی ہوگئی تھی۔ لیکن جب کئی مہینے گذر گئے اور یہ بیڑہ نہ پہنچا۔ تو جاپانیوں کو اسبات کا پتہ مل گیا کہ روسیوں کے نزدیک انتظام میں فتور آگیا ہے۔ اور روسی افسروں کی باہمی رنجش میں ہمیں کامیابی کا موقعہ دینگی آخر یہی ہوا کہ بالٹک بیڑہ یوں ہی دھرا رہگیا اور جاپانی میدان مار گئے۔ اب لوگوں کو حیرت ہے کہ روسیوں کی طرف سے یہ غفلت کیوں کی گئی۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ روسی جنرل کیوروپٹکن کی یہ بھی ایک چال ہے۔ وہ پہلے ہی سے مخالفت پورٹ آرتھر کے خلاف تھا آخر بڑی تاکید سے اس بیڑے کو روک رکھا تاکہ بندہ پہنچ کر جاپانیوں کا مقابلہ کرسکے۔

کانگریسی قضیہ کا ٹرانسفر

منشی عبدالکریم صاحب مدرسی کے مضمون کا جواب دفتر میں موصول ہو چکا ہے مگر جو کچھ اصل معاملہ کو چھوڑ کے فروعات پر بحث کی گئی ہے۔ اور وہ بھی مذاقیہ پہلو میں۔ لہذا ہم اس سلسلہ کو سلطان الاخبار سے علیحدہ کر دینا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے یہ بھی مجبور ہیں کہ ہمارے بعض قدردان سلطان اس سلسلہ کے مخالف ہیں لہذا فریقین سے ہم معافی چاہتے ہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ وہ اسکا خاتمہ کر ڈالیں۔ کیونکہ اب بہت کچھ ہو چکی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس شعر کی نوبت آجائے۔ سنو یاں تک تمھاری بزم میں بے آبرو ہوئے + پہلے تھے آپ آپ سے تم تم سے تو ہوئے + اگر اس کا انجام ناحق کی کاوش اور خدا واسطے کی رنجش ہے۔ اور اگر فریقین میں سے کسی کے نزدیک بعض امورات پر بحث ضروری ہو تو اس سلسلہ کے لئے پنچ اخبار حاضر ہے۔ چنانچہ اکھاڑے میں اگر وہ دو پانی ہوں تو روس و جاپان سے لوگوں کو بھی لطف آجائے۔ مگر یہ واضح رہے۔ کہ پنچ نے رنگ کا مضمون اور وہ بھی متانت کے ساتھ ہوگا تو لیا جائیگا ورنہ داخل دفتر۔ منشی صاحب کے فریق مخالف میں سے بعض کا خیال ہے کہ منشی صاحب پنچ نے رنگ سے مبرا ہیں۔ ہر مضمون کا وہ جواب نہیں دے سکینگے یہ بالکل غلط ہے۔ مدراسی صاحب سب رنگوں کے رنگے ہوے ہیں ہر طرح کی مدراسی تعریف کے وہ جوڑ کر سکتے ہیں [illegible]

چونٹی بھی کہے مجھو گھی سے کھاؤ

لیجیے بیناسگم کو بیرشامت نے دہکا دیا ہے جو وہ یورپین طاقتوں کے معاملات میں دخل در معقولات کر رہی ہے اور غضب یہ کہ ہمارے بہادر گورنمنٹ پر بھی اپنا رعب جمانا چاہتا ہے کرزنی مشن نے تبتیوں سے جو معاہدہ کرایا ہے اوس سے سرزمین فوائد کو بہت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اور سادوس نے بہت کچھ چین چرائی مگر جب دیکھا یہاں سیدھی انگلیوں گھی نہیں نکلتا اور ٹیڑھی انگلی استعمال کرنیکا موقعہ نہیں تو چپ سادھ لی - اب چین کو شیطان نے جو انگلی دکھائی تو تبت میں اپنا ایک سفیر بھیجدیا۔ اور لطف یہ ہے کہ اوسکو روس کی حمایت کا بھی دعوی ہے۔ سفیر کو ہدایت کی ہے کہ تبتیوں نے انگریزوں سے جو معاہدہ کیا ہے اوس میں کوئی ایسی شرط نہو جس سے سرزمین کو کوئی نقصان پہنچے۔ اور جبتک اوس معاہدہ پر چینی گورنمنٹ کے دستخط نہوں وہ مکمل نہ سمجھا جائے۔ برٹش گورنمنٹ کتنے ہاتھ پیر مارے اوسکی ایک نہ سنی جائے۔ ماشاءاللہ بیگم صاحبہ آپکی اس دلیری کی ہم داد نہیں دے سکتے۔ مگر ہماری بہادر گورنمنٹ پرانی کھلاڑی ہے اوسپر کہیں آپکی دھمکیوں کا اثر تھوڑا ہی ہوسکتا ہے اوسے اچھی طرح معلوم ہے کہ چین کتنے پانی میں ہے۔ انگریزی نمائندہ سفیر چین کے روانہ ہونے کی خبر ہوئی تو خوب خوب بغلیں اوڑائیں کہ سبحان اللہ یہ منہ اور مسور کی دال آپکے گرد گھنشال روس جی ٹکیا کر سکے جواب آپ اوسکو حاضی جگر کچھ کر لیں گے۔

اولجھتا ہی جاتا ہے

سلطنت کے معاملات بھی ایسے کبھی ماشہ کبھی تولہ کا مصداق ہوتے ہیں کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ ذرا سی بات پر ایک زمانہ کا اتحاد و داد رہتا پر پانی پھر جاتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ کو سلطنت عثمانیہ سے کسقدر دوستی کا دعوی تھا اور اب دیکھیے ایک مختصر معاملہ میں جو کھٹک گئی تو ذرا ایسی ایسی باتیں آگئے آتی ہیں کہ باہمی کشیدگی میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ عدن ہنٹرلینڈ کے انتظام کے لیے برٹش گورنمنٹ نے سلطنت عثمانیہ سے تحریک کی تو قدیم دوستی کے خیال سے اجمال نے فوراً اوسکی تعمیل کا وعدہ کیا مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں اور گتھیاں کیوں پڑتی جاتی ہیں۔ خدا جانے کیا بے اعتدالی ہو گئی۔ کہ باب عالی نے برطانیہ کی درخواستوں کو بلا شرط قبول کرنے سے انکار کردیا اور بہت سی ترمیمیں پیش کردیں کہ اگر یہ منظور ہوں تو ہم اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اب انگریز بہادر اسپر اڑے ہوئے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے وہی ہونا چاہیے۔ اگر دونوں جانب یہی ضد رہی تو اندیشہ ہے کہ مخالفت کا پارہ بڑھ جائیگا- اور نہ معلوم آئندہ اسکا کیا حشر ہوتا ہے۔ امید تو یہی ہے کہ چونکہ دونوں طرف امن پسند طاقتیں ہیں اور آپس میں زمانہ قدیم سے موافقت چلی آتی ہے اس لیے یہ معاملہ خیریت سے طے ہوجائے گا۔ اور خدانخواستہ ایسا ہوا تو پھر سارا جہان قیامت کا میدان ہوگا۔

رہگئے منہ بسور کے

کانگریس والوں نے جوش میں آکر یہ تجویز نکالی تھی کہ تمام کارروائی کا رپورٹ دست بدست حضور کرزن کے دست مبارک میں دیدیا جائے سر ہنری کاٹن صاحب خاص ولایتی [illegible] اور کانگریس کے صدر اس کام کے لیے مقرر کیے گئے تار گاہ نہیں پہنچے کا عذر کہ کے وائسرائے بہادر ملاقات میں جن پر کرنیں مگر لارڈ کرزن اپنے نام کے کرزن تھے۔ انہیں جس بات کی کد (ضد) ہوجاتی ہے اوس سے ہرگز نہیں ٹل سکتے۔ وہ بھی کانگریسی گروہ کو کنایۃً مخاطب کرکے صاف کہہ گئے تھے۔ کہ خود ولایت میں بہت سے انگریز ہندوستان کے بہی خواہ پائے جاتے ہیں اور اسکی ترقی کے لیے واویلا کرتے رہتے ہیں پھر ہندیوں کو کیا ضرورت ہے کہ تضیع اوقات فرمائیں۔ اسکا صاف منشا یہی ہے ع کس نمیپرسد کہ بھیا کون ہو یا یہ کہ سنیں گے ہم سب کی مگر کریں گے اپنی۔ مگر لارڈ کرزن بہادر ایسے ہوشیار ہیں کہ سننے سنانے کا موقعہ ہی نہ دیا۔ مگر کوئی بصورت ناکامی یہ کہہ بیٹھے ع سنتے ہوئے بہرے کیونکر دکھائیں۔ پریسیڈنٹ بہادر کی درخواست ملاقات کو صاف اوڑا دیا گویا ان لوگوں سے تعلق ہی نہیں۔ فرما دیا کہ تمہیں جینے لیے کا سبق اوستاد نے نہیں پڑھایا جو طریقہ مدت سے چلا آتا ہے وہی ٹھیک ہے اس معاملہ میں تو ہم ہی لکیر کے فقیر ہیں۔ غرضکہ ہنوز روئداد جلسہ بھیجدو اور گورنمنٹ کی رسید لو پھر تا ہو ولت بھی دیکھ دیکھ کے مزے لیا کریں گے۔

آخر میدان مار ہی لیا

آدمی سے ہو بالا تر دوں کا مرتبہ ۔ پست ہمتی ہو گر تو پست فاست ہے تو ہو ۔ جاپان کو یا بعدم یورپین سلطنتین ایشیائی ہونیکی وجہ سے گاز ہی ہالتنی سمجھتی تہین ۔ اور روسی نصور کرکے نظر حقارت سے دیکھتی تہین اور بالخصوص روسی دیوزاد جاپانی مردم کو اسلئے ہیچ سمجھتے تھے کہ اون کے مقابلہ مین جاپانی جوان بونے معلوم ہوتے ہین ۔ روسی ولاور ہی کی نسبت عام طور پر یہ خیال کرتے تھے ۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربا ۔ جاپان کہان تک ولاوری دکھا ئیگا بھیڑ کی لات گھٹنون تک ۔ مگر انہین یہ خبر ہی نتہی جاپانی بھیڑون کی لاتین تمام روسی اونٹون کے گھٹنے اور نیز روس کی کمر شکستہ کر ڈالینگی ۔ آخر انہون نے دیکھ لیا کہ جاپانی جو سر تو کمر سے باندہ اور کفن سر سے لپیٹ پورٹ آرتھر کے پیچھے پڑے تو اوسکے پرنچے اوڑا ہی دئیے ۔ بڑے بڑے قد آور مردون کی گردنین اون کے سامنے گردنین جہک گئین ۔ روس خان کا تمام گھمنڈ ناک کے رستے بہہ گیا ۔ اوسکا جو یہ خیال تھا کہ تمام سلطنت چین اوسکے لمن الملک کا ڈنکا بجا دیگا یہ فرمودی اد ۔ اب تو کمر ٹوٹنا شریف سے فرار ہو گیا ہوگا بلکہ اوسکے ساتھ تصور کا سا جیسا ہی نکل پڑا ہو تو عجب نہین سنا جاتا ہے کہ روس کو جب یہ خبر پہنچائی گئی کہ پورٹ آرتھر کی قلعہ تمام ہو گئی اوسوقت اپسی نازکا یہ وظیفہ جاری تھا ساقیا شراب کہ توبہ کا قول ہوا ۔ خدا کی شان کہ ہنوز منہ سے لگا یا ہی تھا کہ خرمن بجلی نے اس حادثہ جانکاہ کی خبر پہونچا دی ۔ زار روس کی حالت وسوقت ایسی نازک ہو گئی کہ ہاتھ کانپنے لگا ۔ اور جام شراب ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سارا نشہ ہرن ہو گیا ۔

انکساری کا بول بالا

آسمان کا کمہ کہ تن ہست ہو دکہائی دنیا ۔ دیکھ جو پڑون تو سر اونچا اوٹھائی دیتا ۔ جاپانیون کا خیال شروع سے یہی تھا کہ ہم کچھ نہین اور روسیون کا خیال ہمیشہ سے یہی ہے کہ ہم چو ما دیگرے نیست ۔ اسکا تماشا خدا میان نے دکھا دیا ۔

اور تمام عالم پر روز روشن کی طرح یہ ثابت کر دیا کہ زمین پر نور قمر کے گر نیسے نتنا اظہار روشنی ہے ۔ کہ جو ہین سر شتمیر اونکا فروغ اونچی فروتنی ہے ۔ آخر جاپانیون کی انکساری شروع ہو گئی اور روسیون کی اتراہٹ ہمیشہ کے لئے تحت الثریٰ مین اوتر گئی ۔ تمام دنیا کو حیرت ہوگی کہ پورٹ آرتھر کا قلعہ جو نہایت ہی محفوظ نہایت ہی سنگین نہایت ہی دشوار گذار تھا اوسپر کسطرح جاپانی قابض ہو گئے ۔ وہ اسطرح قابض ہوگئے کہ جب جاپانی جنرل نے پیڑہ بالک کی زور خود کی خبر سنی تو وہ پژ مردہ ہو گیا اور بالخصوص اسوجہ سے کہ کئی مہینے سے جاپانی پورٹ آرتھر پر گولے برسا رہے تھے اور طرح طرح کی ترکیبین کا شغل تھا مگر ایک بھی پیش نہ جاتی تھی ۔ اسلئے جاپانی جنرل کو یقین ہو گیا کہ بیڑہ بالٹک پہونچتے ہی ہمارے گھیرے کو اس قلعہ کو نکال لیگا ۔ اسی کشمکش و پیچ مین نہ معلوم کیا کیا ۔ آخر اوسنے ایکبار اپنی تمام فوج کو اکٹھا کیا اور نہایت جوش دلا کے یہ کہا کہ اوہر تو کوئی کامیابی کی صورت نظر نہین آتی ادہر روسی بیڑہ عنقریب پہونچنے والا ہے وہ آتے ہی تمہاری تمام کوششوں کو اور فتوحات پر پانی پھیر دیگا ۔ اگر یہ قلعہ کی ہتھیلی نہ نکلی ہین تو بہتر ہے کہ روسی بیڑے کے پہونچنے سے پیشتر ہی سمندر مین ڈوبکی لگا جاؤ یوں شکست کا کلنک زندہ رہنا نہ دیگا یہ جا ہے اور اگر تم اسوقت مرنیکو مارنے کی تصدیق کرتے ہو تو میرا مقصود ہے کہ یہ عہد کرو کہ جبتک ایک بھی دم باقی رہیگا کوئی منہ نہ موڑیگا جان ہی دیدینا قبول کریگا چنانچہ تمام فوج نے حلفیہ عہد لیا اور حملہ ...

فتح لازم تھی

ہر کار یکہ ہمت بستہ گردد ۔ اگر خارے بود گلدستہ گردد ۔ جاپانی یون تو گھر سے یہی ارادہ کر کے چلے تھے کہ بغیر پوری کامیابی کے ہم واپس نہین لوٹینگے ۔ چنانچہ وہ پورٹ آرتھر کو اسطرح لپٹ گئے تھے کہ جیسے کسی کے تمام جسم مین جونکین لپٹ جاتی ہین ۔ آخر انہون نے تمام خون چوس لیا ۔ گو اس عرصہ مین اونکو بہی بعض بڑی بڑی شکستین اوٹھانی پڑین لیکن وہ شکستہ دل نہین ہوئے اور بالخصوص آخری فتحین تو وہ اپنے حلفیہ عہد کو پورا کرنے کے لئے ایسے کٹ کٹ کے لڑے کہ باقیماندہ روسی سپاہ نے سمجھ لیا کہ ہمارے عزرائیل یہی ہین ۔ جاپانیون نے جب یکجائی طور پر کمر باندھی تو پہلے حملہ مین اون کے ۵ ہزار سپاہی کام آئے ۔ پانچ پہر گھنٹے کی جنگ مین کشتون کے پشتے بندھ گئے کیونکہ روسی قلعہ پر تھے اور یہ خندق کو پھلانگ کر قلعہ پر چڑھنا چاہتے تھے ۔ اس حماقت کا نتیجہ سوا موت کے کیا تھا غرض یہ کہ ہزارون جاپانی قومی عزت پر قربان ہو گئے ۔ مگر پھر بھی باقیماندہ سپاہی اپنی ہٹ پر قائم اور اپنے عہد پر ثابت رہے ۔ اور پھر انہون نے یورش کی ۔ پہلے ۳۱ دسمبر کو جاپانیون نے پورٹ آرتھر کا قلعہ نمبر ۳ مسمار کیا اور اسپر مورچہ بندی کرلی ۔ پھر دوسرے قلعہ پر حملہ کیا جس کا زور روسیون کو پہچانتا تھا صبح کے سویرے نو بجے کمر بستہ ہو کر اور یہ دھن باندھ لی کہ آج فیصلہ ہی کر ڈالینگے یا ہم نہین یا وہ نہین ۔ اس قلعہ کے فتح کرنے مین جاپانیون کو بڑی دقت پیش آئی کیونکہ روسی بھی جان ہتھیلی پر رکھ کے مقابلہ کے لئے اڑ گئے تھے ۔ توپ بندوق سے بڑھ کر نوبت تلوار سنگین تک آئی ۔ دونون کا جوش کے مارے یہ حال ہو گیا تھا کہ ...

معرکہ آرائی

کفر و اسلام کا مقابلہ

یہ کہکر سیٹھ ناسٹر صاحب نے اپنی جگہ لی۔ اور حضرت صاحب قبلہ اپنی جگہ سے اوس جگہ پر کھڑے ہوئے۔ جو پنڈت رشی رام آریہ اپدیشک کی نشست کے آخری فیصلہ کے لئے تجویز کی گئی تھی۔

حاضرین! میں کیونکر کہوں کہ پنڈت رشی رام صاحب مسئلہ توحید بیان کرنے سے جی چرا گئے یہ شعر سن تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد کا مضمون ہے۔ لیکن میں زبان خلق کو روک نہیں سکتا۔ اور نہ یہ میرے قابو میں ہے ہر شخص اپنی استعداد کے موافق کچھ نہ کچھ سمجھتا اور کہتا ہی ہے۔ بہرحال ابتدائی جلسہ سے آجتک جو جو واقعات اس تاریخ تک ہوئے ہیں وہ سب سے ہمارا دنیا بخوبی واقف ہے۔ مجھے اوس کے دہرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اور نہ میں دہرانے کی کوشش کرونگا۔ البتہ وہ تعلیم جو مجھے دیا گیا ہے اپنے چلنے کام میں لانا چاہتا ہوں۔

حضرات! میں جلسہ کے تمامی افراد کا دلی شکرگذار ہو کر عرض کرتا ہوں آج کے روز میں مسئلہ توحید کو جسکا ذمہ رشی رام صاحب نے لیا تھا نہیں بیان کرونگا۔ اور آج کے روز کا معنی جبتک کہ آریہ اپدیشک صاحب باقاعدہ اوس کے بیان کرنے سے مجبوری ظاہر کرینگے اوس وقت تک میں اس مسئلہ کی جانب رجوع نہ ہونگا۔ یہ بعض وجہ سے نہیں کہ خدانخواستہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں۔ نہیں نہیں اسلام میں یہ وہ حقیقت ہے جسکا درجہ ایمان کا ظاہر ہوا ہے۔ اور اسلام کی ابتدائی تعلیم سے واقف ہے۔ اسلام کا

بچہ بچہ پورے طور سے نہیں تو کچھ نہ کچھ ضرور واقف ہے۔ میرا انکار محض اسلئے ہے کہ میں فریق ثانی کے روبرو بیان کروں تاکہ نقل یا جو عقل کا مفروضہ ہونے پائے۔ بہرحال میں جانتا ہوں کہ کس بات میں علم تیرا دمن ہے کہ ما عاقبت مشانہ بخود و اسلئے میں اس مسئلہ کو نظر انداز کرکے آج کے جلسہ میں ایسا مضمون بیان کرتا ہوں جو ہر مذہب و ملت کے متعلق ہے۔ اور ہر شخص کچھ نہ کچھ اپنے عقیدہ کے موافق نتیجہ نکالکر مستفید ہو۔

صاحبو! میرا خیال ہے کہ دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو اپنے علم کے مطابق حق پر نہو۔ جس سے دریافت کیا جائے وہی اپنے کو حق اور دوسروں کو باطل بتاتا ہے۔ برخلاف اسکے اسلام کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ دوستوں میں اس وقت بعض بعض اصحاب ایسے روشن فکر بیٹھے ہیں جو یہ بات سنکر خیال کرتے ہونگے کہ جب کل مذاہب حق ہیں تو تاریکی و دنیا کا جھگڑا کیسا۔ میرا اسکا جواب میں اپنے کسی دوسرے بیان میں دونگا۔ آج تو صرف اتنا ہی بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں کہ ہم کیا ہیں؟ اور ہمکو کیا کرنا چاہئے؟

حضرات! بظاہر یہ مسئلہ بڑا ہی وحشت خیز ہے لیکن حقیقتاً یہ نہایت ہی دلچسپ نتیجہ خیز ہے۔ کیونکہ جبتک ہم اپنی حقیقت سے واقف نہوں ہم مالک حقیقی کے تمامی عطیات کا کما حقہ شکریہ نہیں ادا کرسکتے۔ چنانچہ ہم اپنی حقیقت دریافت کرنے کے لئے کل مخلوق کو جو ایک ہی قدرت سے عالم ظہور میں آئے ہیں اپنے مقابل کرتے ہیں اوس وقت آپ اپنے آپ خود بخود بول اٹھینگے کہ ہم یہ ہیں اور ہمکو یہ کرنا چاہئے۔

اول ہم عالم شہادت کی سب سے بڑی اور نمایاں

مخلوق آفتاب اور ماہتاب کو اپنے مقابل لاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ خالق نے انکو ہمارے لئے بنایا یا ہمکو انکی خدمت کے لئے۔ چند منٹ کے بعد ہمکو جواب ملتا ہے کہ یہ ہمارے کام آرہے ہیں۔ کھیتوں میں غلہ باغوں میں پھل۔ پھولوں میں رنگت اور خوشبو پیدا کرنے والا کون؟ یہی آفتاب اور اوسکی حرارت اور اسکی بدولت ہمارے جسم میں گرمی اور گھر میں روشنی پیدا ہوتی ہے آفتاب ہی ہے جو ہماری گرمی اور حرارت ارضی کو اعتدال پر لاتا ہے۔ غرضکہ انکے فوائد زمانہ حال کے سائنس سے پوشیدہ نہیں۔ چاند نے سورج بدل اپنی اپنی صفات سے شب و روز ہمکو مستفید کرتے بلکہ ہماری خدمت کے لئے تیار ہیں بڑی مخلوق کا یہ حال ہے۔ اسیطرح دنیا کی تمام چیزیں جنکو ہم خیال کریں سب کی سب ہمارے ہی کام آرہی ہیں۔ اور خالق نے سبکو ہمارے ہی لئے خلق کیا ہے۔ کوئی انسان یہ نہیں بتلا سکتا کہ میں فلاں مخلوق کے لئے بنایا گیا ہوں بلکہ اسکے کہ تمام مخلوق میرے ہی واسطے ایک تحفہ انکا اندازہ سے موجود ہیں۔ اور موجود ہوتا گیا معنی خدمتگذاری کر رہی ہیں۔ مگر یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جب حکیم مطلق نے ساری مخلوق ہماری خدمت کے لئے پیدا کیا تو ہمکو کسواسطے بنایا ہم صفحہ ہستی پر بیکار ہیں بلکہ ہمارا یہ فعل عبث تھا۔ انعوذ باللہ۔ عزیزو! یہ سوال ایک جاہل کے دلنشین کرنے کے لئے ضرور کافی ہے مگر کوئی ذی ہوش یہ نہیں کہہ سکتا کہ حکیم مطلق کا کوئی فعل عبث بیکار ہے۔ جب یہ معلوم ہوگیا کہ ساری مخلوق ہماری خدمت کر رہی ہے تو ہم بھی کسی کی خدمت کے لئے بنائے گئے ہیں ہم بیکار نہیں ہیں۔ ہم محض خدا ہی کے لئے ہیں۔ اور جب ہم اوس کے لئے ہیں

توہمکو اور بکی ساری مخلوق پر شرف حاصل ہے ۔ ہمکو
ہر معاملہ میں ہر لحظہ اوسکی تمامی عنایات اور عطیات کو
مد نظر رکھکر اوسکی مرضی کے مطابق چلنا چاہیئے ۔ ورنہ
ہماری حالت اوس گھوڑے کی سی ہوگی جو شاہی
اصطبل مین بادشاہ کے نام سے نامزد ہے ۔ جسکے
لئے بادشاہ کی طرف سے ہر طرح کا سامان ۔ مکان ۔ سائیس
دانہ گھاس ۔ عمدہ عمدہ راتب اور دیگر آسایش کے
سامان موجود ہین ۔ اور وہ شاہی گھوڑا دن سے
جو اصطبل میں ہین شاہی نام کے باعث اشرف ہے
لیکن سواری کے وقت وہ بادشاہ کو سواری نہین
دیتا بلکہ ہی کرتا ہے ۔ نتیجہ اسکے گولی مار دیا
جائیگا اور بادشاہ کی جانب سے اوسپر عنایات بھی
بند ہوجائیگی ۔ پس مالک کے حکم اور مرضی کے خلاف
چلنے پر سزا دیجائیگی ۔ پس ہر ہمیں اور ہمکو یہ
کرنا چاہیئے ۔ ہر انسان جو انسان کے نام سے
پکارا جاتا ہے مالک نے اپنے ہی واسطے بنایا ہے
چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان ۔ آریہ ہو یا برہمہ
انگریز ہو یا یہودی کوئی بھی ہو ہر آدمی اور ہر
فرقہ کو ۔ ۔ لئے یہ اعزاز عطا فرمایا ہے ۔ کیا
یہ باعث شکر کا باعث نہین کہ ہم اوسکی مرضی کے
خلاف عمل درآمد کرین ۔ جب اتنا بڑا احسان ہمارے
واسطے اوسنے کیا ۔ اور دیکھو ایک شدید انعام
انعامات سے مفتخر فرمایا تاکہ وہ ہماری خدمت
کرین ۔ غرضیکہ شرط انصاف نباشد کہ تو
فرمان نبری ۔ اور یہی میرے بیان کا آخری نتیجہ
ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ مین کسی دوسرے
نمبر مین اسی تاثر مال مین بیان کرونگا ۔
فرمایا اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوئے ۔ اور تحسین کی
چیخیں ہوا ۔

لیکچر کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب نے اسی بیان کی تائید
نہایت زور کے الفاظ مین جلسہ کے روبرو بعض

ہے یہ سلئے بیان کیا تاکہ ہندو بھائی جو اس سے بخوبی واقف
ہو جائین اس کے بعد (باقی آئندہ)

راقم ۔ قیامت نگار ۔ از لکھنؤ ۔

کیا ہمارا برتاؤ اپنی عورتوں کے ساتھ ظالمانہ ہے؟

کون فرد بشر ہوگا اور کسکی عزت حمیت اور غیرت
خاندانی اسباب نے تھوڑی گرمی کی کہ وہ اپنی عورتوں کے
ساتھ ظالمانہ برتاؤ روا رکھے ۔ یہ ہرگز منشائے
شرافت نہین ہو سکتا ۔ ماہ اکتوبر کے العزیز مین
ایک اور کہا مضمون جسکا عنوان "کیا ہمارا برتاؤ
اپنی عورتون کے ساتھ ظالمانہ نہین ؟" ہماری نظر
سے گذرا جسکا مضمون یہ ہے کہ ہندوستان مین
عورتون کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کیا جاتا ہے ۔ اور
جسمین ہندی نے اس ظلم کا پتا شاید دنیا کو لگایا ہے
پنڈت جی کا مضمون پڑھتے وقت تو پہلے ہمکو
یہ خیال گذرا کہ کسی بیچاری کو دکھ پہونچا ہے اپنا دکھڑا
رو رہا ہے کہ ہم مظلوم بیچاری مردون کیجانب سے
ظلم ہوتا ہے ۔ مگر مضمون تمام ہونے پر معلوم
ہوا کہ یہ ایک ہی خواہ ہین جنہوں نے اس قدر
تکلیف گوارا فرمائی کہ عورتون کی ہمدردی مین اپنا
خون جگر کھایا ہے ۔ آپکی طرز تحریر فصاحت ۔
بلاغت ۔ تو آپکے نفس مضمون سے ناظرین
بخوبی معلوم کر سکتے ہین جو نمونہ ذیل پیشکش
ہے ۔ ملاحظہ فرمائیے ۔ آپ اپنے مضمون کی
تمہید یون بیان کرتے ہین کہ شاید ہی کوئی اخبار
ہو جسمین پردہ اور تعلیم نسوان پر دو چار
مضامین نہ شایع ہوئے ہون ۔ بہت سے اشخاص
انکے حامی اور بہتسے ان کے مخالف ہین لیکن
یہان تک دیکھا گیا ہے کہ انکا کوئی

انجام نہین نکلا ۔ جسکا جو جی چاہتا ہے بیہودہ لکھ دیتا ہے
کیون حضرت یہ تو معلوم ہوگیا کہ آپ ناظرین کی
شکایت پر تو بیٹھے ہین مگر یہ عقدہ حل نہین ہوا
کہ آپ پردہ اور تعلیم نسوان کے حامی ہین یا مخالف ۔
بھی ہین یا نہین ۔ انجام نہ نکلنے پر تو آپنے فرمادیا
کہ جو جسکا جی چاہتا ہے بیہودہ لکھ دیتا ہے ۔ اور
پھر آگے چلکر آپ یہ فرماتے ہین کہ غیر ہر ایک
صاحب بابو وعقل ہے ۔ ہماری شکایت تو ان ظالمون
سے ہے جنہون نے اون کے ستانے اور انکی
حق تلفی پر کمر باندھ رکھی ہے بیجا ہوگی ۔ اسکے
کیا معنی ؟ اور سب بڑے لطف کی بات یہ کہ چند قدم
بڑھکر آپ رنگون کریں ہوش مین لاتے ہین یا
کہ "منھا جانے تمنے کس کے گھر سے کی ہے کہ
مطلق ہوش نہین ۔ کوئی مرے یا جئے تمہاری بلا سے
تمکو اپنی نیم نام سے کام ہے ۔ لہذا ان ہستی
کو دور کرو ۔ اور اپنے گھرون مین جا کر دیکھو کہ
بیچارہ بیان اپنی قسمت پر نالان ہین ۔ تمہاری بیہودگی
نے انکو ہلکان کر دیا ہے "
ہمکو حیرت ہے کہ ایسے بیہودے اور لچر مضمون کو
العزیز نے کیسے پسند کیا ۔ بہتر تھا کہ نامہ نگار صاحب
اس مضمون کو کسی زنانہ پرچہ مین شایع کراتے کہ وہان
اس مضمون کو پڑھکر آپکی خوش چشمی کی پوری پوری
داد دیتین ۔ بلکہ کچھ عجب نہ تھا کہ وہ آپکی تعریف
اور ہمدردی کا شکریہ بھی ادا کرتین ۔ دعائین دیتین ۔ تمام
ہندوستانیون کو آجکل نامہ نگاری کا بہت شوق
ہوگیا ہے ۔ کاش وہ اپنے مضمون کو ایک نظر
دیکھا لیا کرین تو اچھا ہو ۔

راقم

ملک عبدالعزیز بھوٹہ

اکبرآبادی

۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء

چاہتا ہوں کہ ہوں عیب ہنر دونکا میں پرکھ
پر کیا کروں کر دیا اللہ نے مجھکو احمق

بے تمیز اہل وطن بے نصیبوں کا یہ
پرسہ افسوس ہے وہ دل ہی نہیں اور جگر
میز نم باے جہد تا پرسم جائے قدم
ملے ایں رہ کہ رو ہم بست طرف جائے دگر

دنیا میں بھلے اور برے دونوں ہمیشہ موجود رہا کرتے ہیں۔ بھلے وہ لوگ ہیں جو اپنے خیالات وسیع سے اپنی تحریر و تقریر سے ۔ اپنی حرکات و سکنات سے اوروں کو فوائد عظیم پہونچایا کرتے ہیں۔ اور برے وہ ہیں جو ہمیشہ ان لوگوں کے حاسد و مخالف رہا کرتے ہیں۔ دو چار حرف پڑھنے لکھنے لیا۔ اور اخبار بینی شروع کر دی۔ پھر تو کہیں دیکھتے ہیں کا مضمون منتظر رہتا ہے۔ آپ شتاب دو چار رذیل فلسفے بگھارے۔ کچھ توڑ پھوڑ مضمون میں دو تین چٹکلے الفاظ دیکر کسی بھلے آدمی کی خدمت کر دی اور اپنے کو قابل تعریف تصور کر لیا۔ اگر ان لوگوں کا مضمون کسی اخبار میں شایع ہو گیا تو مارے خوشی کے جامہ میں نہیں سماتے ہیں لوگوں کو مضمون سنانے کے اشتیاق میں پیچھے پڑتے ہیں۔ کہیں دوست احباب کا مجمع دیکھا وہ فوراً آموجود ہوئے۔ اخبار تو جیب میں پڑا ہی رہتا ہے فوراً کھینچا اور مضمون پڑھنا شروع کیا۔ سنجیدہ خیال کے لوگوں کو ایسا مضمون کب پسند ہوتا ہے منھ پھیر پھیر کر نفرت ظاہر کئے جاتے ہیں۔ لیکن آپ ہیں کہ مثل بلبل بلند آہنگ سے پڑھے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے جامہ خطرناک سے جب نکلے تو مضامین مزخرفات ہیں اور مذمت سے بھرے ہوئے نکلے۔ نہ کسی مذکرہ سے مرد کا رتبہ مقام ملک کا ذکر رہنے دیتے ہیں۔ دنیوی روایت پر نظر کی جائے غریب و قابل کا جو جو عیب جوئی [illegible] کام ہے۔ ان لوگوں کے حالات دیکھ دیکھ کر نظروں میں سلف صالحان کی تصویر پھر جاتی ہے۔ ایسے ایسے گندہ ناتراشوں کی گیدڑ بھبکیوں سے کیا ہوتا ہے۔ جیسے ہیرے کی چمک خاک سے کم نہیں ہوتی ویسے ہی جاہلوں کی توہین اور ہجو سے عالموں کی قدر زائل نہیں ہوتی۔ نقل مشہور ہے کہ ایک شیر کو گدھا دیکھکر حقارت کی ہنسی ہنسا۔ شیر نے جواب دیا کہ ہنس۔ پھر بھی تو گدھا ہی ہے۔ ایسے ایسے عیب جو کم مایہ ہرزہ گو ہوا کرتے ہیں۔ عالموں کی سوانح عمری پڑھنے کے بعد کون نہیں کہیگا کہ ہمیشہ عالی دماغ لوگوں کے ساتھ جو کہ اپنی تحریر اور تقریر پر جوہر سے عوام الناس کو برابر فائدہ پہنچایا کرتے ہیں ایسے ہی پاجی آلو کی دم خر بے تمیز لگے ہی رہتے ہیں ان کمبختوں کا غالباً یہی خیال ہے کہ ایسی حرکات ناشائستہ سے لوگ انکو قابل سمجھینگے اور لوگوں کی نظروں میں ان کی قدر بڑھیگی۔ مگر یقینی یہ خیال خام ہے۔ [illegible] ایسے مضامین سے کیا ہے نہیں ہوتی۔ قدر افزائی کے یہ طریقے نہیں یہ اپنے کو پستی ذلالت میں گرا دیتے [illegible] ہیں۔ عزت و توقیر پیدا کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے واسطے دل و دماغ چاہئے اور جسکو دل و دماغ نہیں اوس کے واسطے خاموشی بہتر ہے۔ ایسی بیہودہ رکیک واہی تباہی تحریروں سے لوگ راقم کی قدر نہیں کرنے لگینگے۔ بلکہ اوسکو حقارت کی نظروں سے دیکھا کرینگے۔ اخبار میں اپنی تحریر شایع کرانیکا شوق ہے تو ایسے ایسے مضامین لکھنے چاہئیں جو کہ تربیت یافتہ اور سنجیدہ لوگوں کے قابل پسند ہو اور جس میں خیالات وسیع بھرے ہوئے ہوں اور جس سے عام الناس مستفیض ہوں۔ ہمیں کوئی شک نہیں کہ ان تنگ دلوں کی ناقص تحریروں کی کوئی تردید نہیں کرتا لیکن اس سے ان احمقوں کو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم [illegible] بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ حد سے زیادہ ناقص اور رذیل ہونے سے ان نابکاروں کی طرف کوئی خیال بھی نہیں کرتا ہے۔ جواب جاہلان باشد خموشی۔ مگر یہ تو اپنے کو بہت بڑا عالم تصور کرکے لیاقت کا ہی خواب دیکھتے رہتے ہیں اور آئے دن ایسی ہی خرافات تحریروں سے اخباروں کے قابل قدر اوراق کو دھبہ لگایا کرتے ہیں۔ اس تحریر کے لکھنے سے امید یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے افعال ناشائستہ اور عادات بیجا سے باز آئیں۔ اور ہر شخص کے ساتھ ایسے سلوک نہ کیا کریں۔ سالہا [illegible]
میر کہ خالیست ؛ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد ؛
ہماری بات ان لوگوں کو تلخ تو ضرور معلوم ہوگی لیکن خود غور کریں کہ جو میں کہتا ہوں کیا بیجا کہتا ہوں۔ مثل مشہور ہے کہ دشمن ہنسا کر کہتا ہے اور دوست رولا کر ۔
من آنچہ شرط بلاغ است ؛ با تو میگویم ؛ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال ؛

راقم حق شناس - از بھاگلپور

کالا سورج پھر پیٹا

ہم قبل بھی اپنے قدردان ناظرین کو کالے سورج سے [illegible] کرا چکے ہیں۔ یہ بیچارا سیاپا [illegible] کرتے ہیں ویسا ہی ادبی گت بنتی ہے جیسے [illegible] شریف پر لعنت ہوتی جاتی ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی انکی خبر در خبر لیتا ہے مگر یہ بیہودہ گوئی سے باز نہیں آتا۔ اس ناخلف نے اپنے جوہر کے نام کو بھی مٹی میں ملا دیا۔ ماتھے پر [illegible]

نے پیچ کیا ہے جس سے زمان بار دار بنے [illegible]
اگر وقت دولت ارزانی ہو تو اس وقت بہتر [illegible]
روزمرہ ذکر فرزندان نام اور نا پید و افسوس [illegible]
باپ دادا کے لقب سے مشہور تھا اسکا نام [illegible]
پھر بازار میں دو لات لات کہا آپ ہیں [illegible]
آہستہ آہستہ اسکے آباؤ رتبے سے دولت و ریاست
میں بھی کمی نہیں ہوئی ہے۔ وہی تخت باشاہی
تک موجود ہے۔ مگر بے یارگی صحبت نے اس
لڑکے کا ستیاناس کر دیا۔ جاہلوں میں مثل مشہور
ہے۔ تخم تاثیر صحبت اثر۔ حالانکہ کی بات ہے
باشیطان کی آنت کچھ پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ
کہاں گیا کس وجہ سے گیا اور کس سے گیا مگر آدمی
کچھ صاف صاف بیان تو کرو۔ ان سے معاف
کیجئے گا۔ کیونکہ مجھکو قبل تھوڑا سا لب جانیکی
عادت ہے۔ کل کا واقعہ ہے وہاں کی قسم پر
گورنمنٹ سکول اور کچہری کے بیچ میں جو سڑک
ہے اوس پر جا رہا تھا۔ اور ادھر سے کسی صاحب
بہادر کی قسم بھی آ رہی تھی۔ اونہوں نے زور سے
ایک ہنٹر گھوڑے کو رسید کیا۔ اور رستہ چلتا
بہادر کو بائیں جانب اپنی قسم نکالنا چاہا جب
بہادر کو یہ خلاف رول حرکت نہایت ناپسند آئی
اور جلکر آگ بگولا ہو گئے۔ کہ خود برداشت ہوسکا
چار پانچ چابک کالے سوئس پر رسید کر دئیے۔
بیچارے مار کھا کر گمسم سادھ گئے۔ کرتے تو کیا کرتے
یہ حضرت اوس رول سے واقف نہیں تھے کہ کس
طرف سے مجھکو قسم نکالنا چاہئے تھی بہتر ہے
کہ گاڑی ہانکنے کے رول کو خوب یاد کر لیں
[illegible] کسی صاحب بہادر کے مقابلے میں [illegible]

مراسلہ

حضرت مولانا مسٹر [illegible] ایم اے [illegible]
از جبلپور

پانچ سخن گفتن باہم مزہ دارد
وز خندہ شدن خلق خدا ہم مزہ دارد

نمبر (۳)

والی کابل بھی چوکنا ہو گئے۔ ذرا مہر یری لی ہے۔
سنبھل بیٹھے۔ فوج حفاظت کا انتظام کیا جا رہا
نئی فوج بھرتی ہوئی ہے۔ اسلحہ وغیرہ خاص
طور پر تیار ہو رہے ہیں۔ عاقل وہ ہے جو اگر دوسرں
کو دیکھکر عبرت پکڑے سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے
گوش بہ دو قشت است پند پر دیگراں پہلا [illegible]
تو دیوار پھاں تو خوب کہا کسی اور کے عملی نتیجہ کا
انتظار ہو رہا ہے۔ غرض روس و جنگ جاپان
اعلیٰ مثال ہیں۔ امیر صاحب کی خداداد قابلیت میں
کسکو شک ہے جنگ کی رفتار خبرین خاص پرچہ
سے پڑھتے ہیں۔ ڈاک کا سخت انتظام کیا ہے۔
میدان جنگ کی چپہ چپہ زمین اور شمہ شمہ حالات
سے پورے طور پر واقف ہیں۔ ان حالات یہ نہ
معلوم ہوا کہ امیر صاحب نے وظیفہ لیا یا نہیں ہیں بھی
یہ اندیشہ ہے پہر بھی ادھوری خبر سنا کے ہماری
آجتک انجام کی خبر نہ ہوئی کہ یہ واقعہ کس طرح
قرار پائی۔ بعض دریدہ دہن اخبار یوں نے
وظیفہ کے انکار کی دھوم بھی مچائی تھی کہ اس
این ہمہ انہیں آنست کہ نہ رسیدہ [illegible] خیر کچھ
بھی ہو یقیناً نتیجہ اچھا ہی نکلا ہوگا۔ کیونکہ کابل کی
ساتھ ہندوستان کے نہایت خوشگوار
تعلقات قائم ہیں۔ بہرحال معارضہ کے جانبین
تو قوی امید ہے کہ امیر صاحب گورنمنٹ [illegible]
اتحاد بڑھائینگے۔ صرف یہاں سے [illegible]
نہیں ہوا بلکہ والی کابل نے اپنے ولیعہد کو بھی ہندوستان
بھیجا جس سے اس رشتہ اتحاد میں استحکام کی

گرد ہی لگ گئی۔ ارے دیر ہو [illegible] کی بھی کچھ خبر [illegible]
ارے چپ رہو۔ جانے بھی دو۔ کوئی احمد کہہ [illegible]
سنت [illegible] روس منحوس کے حالات و معاملات پر
تو ہمنے ملک ہی کی اسقدر تکلیفوں پر نظر [illegible]
ہیں کہ اگر سب کو کہاں کہولکر دکہاوین تو قیامت تک
ختم نہ ہوں۔ مجھکو برائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو [illegible]
گنگلائی قسم کچھ مرزا قادیانی اور قرب قادیان
کی خبر تو سنا دو۔ آجکل کہاں کس دھن میں ہے
ہا ہا اسکا حال نہ پوچھو ایسے مسخرہ سے تو شیطان
بھی بھاگتا ہے۔ جو سوجھتی ہے نئی سوجھتی ہے۔
مسیح و مہدی تو تھے ہی کرشن رودر [illegible] بھی
ہی بن بیٹھے۔ کہیں تماشے دیکھا تو نہیں دیا۔
غرضکہ ہندو مسلمان عیسائی یہودی وغیرہ [illegible]
پیشوا بنکر سب سے اپنی بزرگی منوانا چاہتے ہیں مگر
اسمیں کسیقدر کسر رہگئی تھی وحوش و طیور بھی
آپ سے دور رہیں گے۔ زیادہ مناسب ہوگا اگر یہ
(نعوذ باللہ منہا) خدائی کا دعوی کر بیٹھیں۔ پہلا
پیدائشی خبط نہیں قرب قیامت کے آثار یہی ہیں۔ اب
یہاں ان چند روز کا ذکر ہے کہ دوران مقدمات
مرزاجی لاہور میں رونق افروز ہوئے تھے اور زیارت
مبارک سے چند لوٹے ہوئے تعداد ابھی گنتے تھے
گرادن کے گرد گشتال فرقہ بابی کے کوئی معزز ممبر
ایران سے تشریف لائے ہیں مرزاجی سے بحث کے
لئے کہا مگر وہی حسب عادت بھاگتے نظر آئے۔
ارادہ تو تھا کہ سامنا ہو تا تا بی مجرم تو مرزاجی بگڑ کر
پہر سلطان دعوی اپنی زبانی ہی ہو جاتا معاملات سے
جرمانہ مع سزا دن کا حکم ہوا۔ تو بیچارہ کا دماغ
بگڑ گیا۔ تو بی نہایت مضمحل ہو گئے۔ اللہ ہی مالک
ہے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

مراسلہ

معرکہ [illegible] کے شہسوار طرار و [illegible]
[illegible] فارقی تھانوی سلطان الفقراء

روشن چشم سرمہ

یہ سرمہ ازحد مجرب ہے۔ اس کی خاص تعریف مقصود نہیں بلکہ عام خلق خدا
کو نفع پہنچانا منظور ہے۔ اور اسکی قیمت اسلیے بہت کم رکھی گئی ہے
اگر اس کا فائدہ ظاہر ہو۔ اور یہ سرمہ خریدیں اور استعمال کر کے تجربہ
کر کے اپنا اطمینان کر لیں گے۔ فقط سرمہ [illegible] بھی یاد رکھیں
ایسی شکایت ہو جس کو [illegible] اس سرمہ کے استعمال سے جاتا رہے
ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ۸ [illegible] آنکھ میں اور لگا دیجئے
چالیس روز تک [illegible] شکایت جو [illegible] استعمال سے مقصود تھا
اصل شکایت جاتی رہتی ہے قیمت فی شیشی [illegible] آنکھ سے پانی
بہنا۔ [illegible] صبح و شام [illegible] حالت میں استعمال کرنے
سے یہ سب شکایتیں رفع ہو جاتی ہیں یہ سرمہ [illegible] ہمیشہ
استعمال کیجئے تو آنکھ کی طاقت اور تیزی اور نظر کی روشنی [illegible]
خوبیاں رکھتا ہے آنکھ ہمیشہ اچھی رہتی ہے اسلیے ایک بار ضرور
بھی تعریف [illegible] اگر یہ استعمال کر کے دیکھو [illegible]
بحیثیت [illegible] عجیب و غریب خاصیت معلوم ہو جائیں گی
[illegible] آنکھوں میں [illegible]
[illegible] پریم سبھا کا یہ [illegible] سرمہ [illegible]
[illegible] معلوم ہوتی ہے [illegible]
[illegible] سرمہ [illegible]
یہ جو قدرتی سیاہی ہے ویسی ہی سیاہی اس سرمہ میں موجود ہے۔
آنکھ [illegible] سیاہی [illegible] ہے۔ یہ سرمہ لگانے سے
[illegible] ہو جاتا ہے اور [illegible]
[illegible] قیمت فی شیشی ۸
(دو) [illegible] حیثیت گھٹا دیا جاتا ہے۔

روغن نافع [illegible] سر درد [illegible]
[illegible] قیمت فی شیشی
[illegible]
[illegible] کیا جائیگا۔

پتہ

احمد ابوبکر پریم سبھا - پائیدھونی -
[illegible] کے [illegible] اور بمبئی -

زینت شباب

خضاب داروں کی من تمنا ہوں اور شائقین خضاب
کی تمنا میں سے ساہوکاروں کا ایک دم آگیا تھا
کسی کو یہ شکایت نہیں کہ چند ہی روز میں
رنگ بھورا پڑ جاتا ہے۔ اور کسی کو شکایت
ہے کہ [illegible] لگانے سے بال [illegible]
ہو اور [illegible] ہے جیسے کسی کے
چہرے پر [illegible] پڑ گئی ہو
اور یہ شکایت تو بالعموم ہی ہے کہ خضاب لگانے والوں
کی بو بھی [illegible] ہے۔ بال تو کالے
ہو جاتے ہیں مگر دل جل کے کالا کر کر جاتا
ہے۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتوں نے ہمارے
دماغ کو پریشان کر دیا۔ آخر گھبرا کے خود اس
فکر میں مستغرق ہو گئے۔ مثل مشہور ہے جو ڈھونڈے
پابندہ خدا کے فضل سے ہم اپنی کوشش میں
کامیاب ہو گئے۔ ہمارے نزدیک اپنی تعریف
حیثیتی بجز اور نظر کاموں کا کام ہے
سا [illegible] جاتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ
کا بھی فائدہ ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ
بے جا دعویٰ اپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا۔ لہذا
ناظرین کے اطمینان کے لئے اتنا کہہ دینا کافی
ہو گا۔ کہ ہمارے خضاب میں اول کی بو
بہت بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے۔ اور پھر
خوبی یہ کہ تمام خضابوں سے ڈبل یعنی
شیشی ایک ایک اونس کی۔ اور قیمت
ایک روپیہ ایک آنہ۔ معہ محصول ڈاک
ایک روپیہ چار آنے [illegible]

خضاب لاجواب

یعنی [illegible] کا خضاب۔ اس کے استعمال سے [illegible]
قیمت [illegible]

نیچا کارخانہ عطر و پھلیل

جو کہ مدت دراز سے جاری ہے۔ یہ کارخانہ
[illegible] ہے۔ بمبئی بام [illegible] چند [illegible] دار پھول
دالک کارخانہ عطر کو ٹھی نمبر ۲۰ شہر قنوج ضلع
فرخ آباد۔ جو صاحبان اپنا نام و نشان اور پورا
پتہ تحریر فرمائیں گے اور نمونہ عطر کا فہرست بلا قیمت
روانہ کیا جائیگا۔ منگا کر دیکھو۔ فقط۔

کوک شاستر

یہ دو حصہ مخط اردو با تصویر ہمارے
یہاں ملتا ہے۔ قیمت مجلد [illegible]

المشتہر

برج باسی لال۔ کتب خانہ نمبر (۲۰)
[illegible] گلی۔ شہر جھانسی

کارخانہ عطر فرحت المشام قنوج

میں ہر قسم کی روغنیات مل سکتے ہیں عطریات
و [illegible] و روغنیات [illegible] سے [illegible]
مفصل فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ ہو گی جو
صاحب [illegible] اپنا نام و پتہ صاف تحریر فرمائیں
درخواست بنام [illegible] قدرت اللہ [illegible]
کارخانہ عطر فرحت المشام قنوج [illegible] بھیجنی چاہیے

مجموعہ صنائع نادرہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]

جاسوسونکی رپورٹین

روئٹر کا نامہ نگار معتبر رپورٹ سے یہ خبر دیتا ہے کہ روسی امیر البحر ریڈوسکی کے جنگی بیڑہ کے جہازات اور ایک امیر البحر وولکر وغیرہ اور پانچ تارپیڈو شکن کشتیاں آئندہ ہفتہ میں وارد ہوں گی۔

برلن کے دشنام ... دونوں کی ایک جماعت جاپانی مجرمین کی نگہداری کے لیئے ... کو بھیجا گیا ہے جو کہ روانہ ہو گئیں۔

سنٹرل پایہ تخت روس کی ملکی حالت جب نازک بتلائی جاتی ہے۔ متفرق ملکی مجلسین قائم ہوئی ہیں بالخصوص پولیٹیکل معاملات پر مشورے ہوتے ہیں اور ان کے خیال میں جاپانی نمایاں عمل کے قریب بغاوت پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کوریا کے ... پہرہ داروں نے ... ملکی ... جاتے ہیں کہ فساد ابھی پھیلیگا۔ تمام ... اور ... نیز جاپانی فوجی سپاہ پولیس کا کام دے رہی ہے۔

روسی ... حکام نے ... انتظام کر دیا ہے کہ سوائے ... کوئی نشانات نہ ہونے پائے اور اور نہیں کسی جلسے کی انعقاد کی اجازت نہ دیجائے ... ایسے جلسوں میں گورنمنٹ کے خلاف ملکی اصلاح پر زور دیا جاتا ہے۔

ایک تازہ خبر مظہر ہے کہ زمین پر ... شکن ... بند کرنیکا ... سینٹ پیٹرس برگ کے اخبارات پورٹ آرتھر کی موجودہ حالت پر متفق ہو کر کہتے ہیں کہ ... جاپانی فتح سے ... ایک عبرت ... شہر ... پر قبضہ کر لیا۔

... کی تماشہ میں فاتح قوم کے استقلال اور شجاعت کے مقابلہ میں مفتوح قوم کی جانفشانی اور جرات بھی ہمیشہ دنیا پر یادگار رہیگی۔

اپنی اخبارات کا بیان ہے یہ بھی اتفاق ہے کہ یہ فتح ... کو انتقام پر نہیں ... جا سکتی۔ اور نہ روس کے جوش ... کی تلافی ہو سکتی ہے۔ اخبار ... لکھتا ہے کہ جنگ ... کا فیصلہ ہمیشہ تاریخ کے صفحوں کو زینت دیگا کیونکہ یہاں دونوں طرف ایسی فوجیں تھیں جو شجاعت ہمت اور سامان جنگ میں کسی سے کم نہ تھیں۔

بارننگ پوسٹ کا بیان ہے کہ پورٹ آرتھر جیسے سخت مقام پر فتح پانا جاپانیوں کا دنیا پر ... ظاہر ہے کہ گو جاپانیوں نے اس جنگ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں مگر فتح کا سہرا انہی کے سر رہا۔

پورٹ آرتھر کی موجودہ حالت کی متعلق جاپانی افسروں نے مندرجہ ذیل رپورٹ اپنی گورنمنٹ کے نام ارسال کیا ہے۔ ابھی لڑائی سے شہر کے باشندوں میں جو کچھ گھبراہٹ پیدا ہو گئی تھی وہ رفتہ رفتہ زائل ہو رہا ہے اور ہر جگہ امن اور اطمینان کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسوقت شہر میں ... ہزار رعایا اور ... ہزار سپاہی ہیں جن میں ... ہزار کے قریب مجروح اور بیمار ہیں۔ کسی قدر سامان رسد باقی ہے مگر حفظ صحت کے تمام ذرائع مفقود ہیں۔ جاپانی روزانہ امداد دے رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ زار روس پورٹ آرتھر کے متعلق بذریعہ کورٹ مارشل تحقیقات کریگا۔ نوویا نامی ایک روسی مستند اخبار رائے دیتا ہے کہ واقعی یونہی ہونا چاہیئے تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ ایسے کون روسی ہیں جو پورٹ آرتھر میں ذخیرہ جنگ و رسد پہنچنے سے مانع ہوئے۔

روئٹر کا نامہ نگار ... سے خبر دیتا ہے کہ برٹش آنپوش ... مذکور سے پورٹ آرتھر کو روانہ ہوا ... کے قریب دوائیں اور مجروحین اور بیماروں کے آرام کے لیئے ضروری اشیاء ہیں ... بستر اور ایک لاکھ پونڈ اشیاء خوردنی ہیں جب وہاں کے محصورین نے امداد کے لیئے چیخ پکار کی تو اسی رات کو جہاز مذکور روانہ ہوا۔

فاتح پورٹ آرتھر جاپانی جنرل نوگی کے بیان کے مطابق روسی اتباع قبول کرنے والوں کی تعداد ... ہزار ہے۔

جنرل سیکیروف رپورٹ کرتا ہے کہ روسی پہرہ داروں نے مخبر ... کے چند ملے مسمار کر دینے کے علاوہ مقام ... کے شمال میں ... میل تک تار برقی قطع کر دی۔ ... کے باعث ایک جاپانی انجن پٹری سے اتر گیا۔

ایک تازہ خبر مظہر ہے کہ روسی سرنگیں اور دو بڑے جہازات جو جاپانیوں کی راہ روکنے کے لیئے ڈبو دیئے گئے تھے۔ جاپانی سپاہ انہیں نکالنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

... نامہ نگار پورٹ آرتھر میں جسقدر روسی جہازات لنگر انداز ہیں ... کی باضابطہ تحقیقات

سونیکا کشتہ

بغیر پارہ یا سینبل کی آگ کے خالص ... ہوا ایسی کشتہ ... شہروں میں ... ہانی ہوئی بات ہے کہ سونیکا کشتہ ... کو کندن بنا دیتا ہے۔ یہ کشتہ خاص ہمنے تیار کیا ہے قیمت فی ماشہ ...

مشتہر شیخ ... پنجاب

نہیں ہوئی ہے مگر یہ یقین ہے کہ جاپانی اطاعت قبول کرنے کے قبل روسیوں نے اپنے جہازات اور جنگی کشتیوں کو ڈبا دینے کی کوشش کی تھی جس میں اونہیں پوری کامیابی نہیں ہوئی صرف چند جہازات کے بالائی حصے خراب ہوگئے ہیں اون میں ترمیم کی صلاحیت ہے اور بہت جلد جاپانی اونپر سوار ہوکر عنقریب توپ کی شکل بیچ کر دکھائیں گے۔

رائٹر کا نامہ نگار پورٹ آرتھر سے خبر دیتا ہے کہ یہاں کے تمام روسی سپاہ جاپانی حراست میں روانہ ہوچکی۔ فی الحال کل روسی مقید مین بندرگاہ ڈالنی پر روانہ کردئیے گئے ہیں ایک اور خبر مظہر ہے کہ جاپانی پیدل سپاہ کا ایک حصہ پورٹ آرتھر میں بغرض قیام امن داخل ہوا۔

پرسوں کو شہزادہ افغانستان نے لارڈ کرزن سے ملاقات کی اور امیر صاحب کی جانب سے تحفہ تحائف پیش کئے تمام افغانی سفرا متعینہ ہندوستان اپنی اپنی سفارتگاہ میں وداعی ضیافت دینگے۔

بمبئی کی نمائش گاہ کانگریس میں ایم گلین سمتھ نے اس امر کو بذریعہ تجربہ ثابت کیا کہ اشاعت پلیگ کے کون ذریعے ہیں۔ کہا کہ گندہ پانی ایک جگہ جمنے سے جرثومے پیدا ہوتے ہیں اور ان سے طاعون پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ بخار ملیریا بھی اسی کا نتیجہ ہے۔

گورنمنٹ روس کو کسقدر اپنی سپاہ کی جہالت و شجاعت کا یقین ہوگیا ہے لہذا اونھوں نے ارادہ کرلیا ہے کہ وہ ٹاپین شمال و مشرقی سرحد پر روانہ کردے۔ تاکہ وہان کے روسیوں کا مقابلہ کرکے اونہیں بھگالے۔

لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے شہزادہ افغانستان سردار عنایت اللہ خان سے شنبہ کی دوپہر کو وداعی ملاقات کی۔ پہلے شہزادہ موصوف کا ارادہ تھا کہ دہلی۔ آگرہ وغیرہ کی بھی سیر کریں مگر وہاں میں طاعون ہونے کی وجہ سے یہ ارادہ فسخ کردیا گیا۔

عجیب بچہ ۔ لالہ کرپارام جی مدرس مڈل اسکول گھمن کلان (ضلع گورداسپور) اطلاع دیتے ہیں کہ موضع بھابی کا پنڈ علاقہ گھمن کلان میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کی جائے براز نہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے جراحی عمل سے سوراخ بنادیا اور نومبر کو لالہ صاحب نے وہ لڑکا خود دیکھا دو ماہ کی عمر ہے۔ اسی راستہ سے بخوبی براز خارج ہوتا ہے۔

ریاست کھمبات سے چند میل کے فاصلہ پر ایک قدیم مندر میں چند پجاریوں کو خون کئے گئے مجرموں کا اب تک پتہ نہیں لگا۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ میانہ نامی ڈاکو طائفہ کی یہ کارروائی ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ڈاکو اپنے ہمراہ بہت بڑی قیمت کے مرصع بت مال اور زیور لے گئے ہیں۔ چند روز کا عرصہ ہوا تپلاڈ کی جیل سے بہت سے میانہ ڈاکو فرار ہوگئے تھے یہ کارروائی انکی جانب منسوب کی جاتی ہے۔

کشمیر میں سخت برفباری ہوئی۔ کل رستے برف سے پٹ گئے ہیں۔ ڈاک کے سوائے کل اشیا کی آمد و رفت بند ہوگئی ہے۔

برٹش مشن کابل کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے کہ سب بخیر و صحت کابل میں فروکش ہیں اور کل معاملات بسرعت تمام طے پا رہے ہیں آجکل کابل میں سخت برفباری ہورہی ہے حتی کہ باہر کوئی چل پھر نہیں سکتا۔ مشن کے تمام اراکین اپنی اپنی فرودگاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ امیر صاحب بڑی فراخدلی سے انکی مہمانی کررہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حضور نظام سرکار آصفیہ کے ہمراہ اخیر ماہ رواں تک کلکتہ جائینگے۔

کمشنر صاحب مقام بلوچستان سے اخبار ذور ریا کو ایک تاربرقی موصول ہوئی ہے کہ نوشان کے قریب کوئلہ کی کان برآمد ہوئی ہے۔ جس سے آئندہ موسم سرما کی شکایت نہیں اور تکلیفات رفع ہوجانے کی امید قوی کیجاتی ہے۔

جی آئی پی ریلوے کے وارنگل اسٹیشن سے حضور نظام دکن کی قلمرو کے مقام بیلادیہ تک ایک جدید سڑک بنائی جارہی ہے۔ یہاں پر ایک جدید کوئلہ کی کان نکلی ہے جو بہت مفید ثابت ہوگی۔

سرحدی مقام وزیہ کی خبر ہے منظر میں کہ خان ... جنگ ... کو اپنی طرف میں ... کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ نوشہرہ میں برٹش سپاہ حکم کی منتظر ہے۔ اگر کوئی تازہ وارداتیں ہوئی تو فوراً جگہ پر روانہ ہوجائیگی یہ سامان انتظام اسلئے ہوا ہے کہ اندیشہ ہے کہ پوری امداد کی جائے۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔